جدید تجارتی نظام میں مزدوروں کے حقوق سیرت طیبہ کی روشنی میں

*ڈاکٹر شبیر حسین

**سحر کرن

Abstract

Islamic Shariah provides a complete code of life,as man can take guidance from Shariah , regarding each and every aspect of his life .Commerce plays a pivot role in human life which has been mentioned time and again in Quran and Hadith. According to one Tradition, Allah has affixed and set 10 parts of sustenance and in these ten parts, nine are in Trade. In Shariah the luminary Islamic scholars and jurists have deputed peculiar and separate subjects with different titles regarding Trade, the most famous and acknowledged are "Kitab-ul-Mutajir" and "Kitab-ul-Biyou". Islam elevates and upgrades those who toil and labour hard, among them the Labourer has prominent state and he is above all among them. According to the sacred utterance of Hazrat Muhammad SAWW: "You should pay the labourer his wages before his sweat dries away". In the present era, no one can deny this fact that this world has become a global village, therefore new ways and system of commercial are in vogue and being applied besides some traditional ways. Such as Banking System, E-Purchasing, Online shopping and some other modes and means. In these traditional, latest and new trading systems, usually the labourers are being exploited because they are given less poor wages than their rigorous toilsome labour. However in the under discussion article the labourer rights and their utmost implementation in the trade of present era would be reviewed and analyzed in the light of Seerat-ul-Nabi SAWW.

Key word: Labour, Rights, Trade's Systems, Seerat-ul-Nabi

تعارف

دین اسلام کا نظریہ ہے کہ کائنات کا خالق ومالک اور رازق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اُسی نے کائنات بنائی اور انسان کو اپنا نائب بنا کر دنیا میں بھیجا اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں انسان منفرد اور مختلف ہے انسان کو زندگی عطاء ہوئی تعظیم اور عزت عطاء کی گی وسائل عطاء ہوئے اور ارادہ اور اختیار کی قوت دے کر اللہ نے اپنا نائب اور نمائندہ مقرر کیا اسکے ساتھ ساتھ انسان کو صحیح اور غلط میں تمیز کے لیے ہدایت اور عقل وشعور کی نعمت عطاء کی کہ وہ اسکا استعمال کرتے ہوئے زندگی کی نئی راہیں کھول سکے انسان اللہ تعالیٰ کے اختیارات کا امین ہے اسکو جو بھی نعمتیں حاصل ہوئی ہیں وہ اِن سب کے لیے اللہ تعالیٰ کو جواب دہ

---

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، محی الدین اسلامی یونیورسٹی، آزاد جموں کشمیر

**ریسرچ سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، محی الدین اسلامی یونیورسٹی، آزاد جموں کشمیر

ہے۔چنانچہ انسان نے ضروریات زندگی پوری کرنے کے لیےمادی اشیاء جن میں زراعت، تجارت، صنعت، مال مویشی وغیرہ کو بھی اپنی زندگی میں شامل کیا لیکن تجارت کو ان سب میں فوقیت دی گی ہے کیونکہ تجارت کے ذریعے سے انسان کی زندگی کی زیادہ تر ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں بھی زیادہ تر تجارت کی جاتی تھی حضرت محمد ﷺ کے ساتھ ساتھ زیادہ تر صحابہ کرام کا پیشہ تجارت ہی تھا۔ محمد خالد سیف بیان کرتے ہیں کہ اسلام نے تجارت کا وہ معیار دیا جس میں ملاوٹ، جھوٹ، ناپ تول میں کمی، سامان تجارت کا نقص چھپانے جیسے گھٹیا فن میں کوئی گنجائش نہ رکھی غیر مسلم سامان تجارت لینے آتے لیکن سچے مسلمان تاجروں کے اخلاق کی وجہ سے ایمان کی دولت لے کر جاتے۔[1]

حضور ﷺ نے جہاں دین و دنیا کے باقی اُصول بتائے وہاں پر آپ ﷺ نے تجارت و معاشرت کے اُصولوں کو بھی واضع کیا جن پر عمل کر کے دین اور دینا میں کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ڈاکٹر نور محمد بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ اکثر بازاروں کا چکر لگاتے تھے تاکہ تجارتی معاملات کی اصلاح کر سکیں اور تجارتی کاروبار درست طریقہ پر چلایا جائے تاکہ وہ حلال کمائی اور باہمی تعاون کا ذریعہ بن جائے۔[2]

عصر حاضر میں بھی ملکی معیشت کو مظبوط کرنے کے لیے تجارت کو زیادہ فروغ دیا جارہا ہے کیونکہ جب ملک کی معیشت مظبوط ہوتی ہے تو ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک میں بھی تجارت کے بارے میں فرمایا گیا ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ[3]

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، آپس میں ایک دُوسرے کے مال باطل طریقوں سے نہ کھاو بلکہ آپس کی رضامندی سے تجارت کے ذریعے نفع حاصل کرو"

یہاں پر باطل سے مراد تمام ناجائز طریقوں جس میں سود سے کمانے والا مال و دولت بھی شامل ہے کو حرام قرار دیا گیا ہے جبکہ دوسروں کو وہ مال و دولت جو باہمی رضامندی سے تجارت کے لیے لیا گیا ہو حرام نہیں۔

ڈاکٹر حبیب الرحمن کیلانی تجارت کی فضیلت بیان کرتے ہیں کہ تجارت ایک باعزت اور باوقار پیشہ

ہے اگر تجارت کا پیشہ اسلامی حدود کے اندر رہ کر اختیار کیا جائے تو دنیا میں فراوانی رزق کے علاوہ اخروی زندگی میں بھی بلندی درجات پر فائز کر دیتا ہے۔[4]

ہر انسان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنے مال دولت اور اثاثہ جات میں اضافہ کرے اور اس مقصد کے لیے اپنے مال سے خود بھی تجارت کر سکتا ہے یا پھر کسی دوسرے تجربہ کار آدمی کو اپنا مال تجارت کے لیے دے دے۔ جیسا کہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے بھی انسان کو باہمی رضامندی سے تجارت کے ذریعے نفع حاصل کرنے کی ترغیب دی ہے۔

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ [5]

"پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاو اور اللہ کا فضل (مال تجارت اور رزق) تلاش کرو"

قرآن پاک کے ان احکامات سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلام تجارت کی طرف ترغیب دیتا ہے کیونکہ قومیں تجارت سے ہی ترقی کرتی ہیں اسی لیے اسلام بھی تجارت کرنے پر زور دیتا ہے۔ حافظ ذوالفقار علی بیان کرتے ہیں "کہ اللہ کا فضل تلاش کرنے سے مراد تجارت، کاروبار ہے اور اگر یہ اسلامی احکام کو ملحوظ رکھتے ہوئے کیا جائے تو یہ اللہ کے قرب کا ذریعہ بن جاتا ہے"۔[6]

تاجر کے مقام و رتبہ کا اندازہ مندرجہ ذیل حدیث سے ہوتا ہے جیسے کہ آپؐ نے فرمایا ہے۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا كُلْثُومُ بْنُ جَوْشَنٍ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّاجِرُ الْأَمِينُ الصَّدُوقُ الْمُسْلِمُ مَعَ الشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [7]

"احمد بن سنان، کثیر ابن ہشام، کلثوم بن جوش، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان سچا امانت دار تاجر روز قیامت شہداء کے ساتھ ہو گا"۔

احادیث میں بھی مزدور کے حقوق کی تائید کی گئی ہے

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ [8]

"ہناد، قبیصہ، سفیان، ابی حمزہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا سچا اور امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہو گا۔"

بالا احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ ایک سچے اور امانت تاجر کا رتبہ اتنا بلند ہوتا ہے کہ قیامت والے دن اسے انبیا اور شہدا کا ساتھ نصیب ہو گا۔ ابو نعمان بشیر اسی تناظر میں بیان کرتے ہیں" کہ عصر حاضر میں کچھ تاجر اس فکر سے آزاد ہیں کہ انداز تجارت حلال ہے یا حرام اور جو لوگ یہ فکر رکھتے ہیں انہیں جائز و ناجائز تجارت کا علم ہی نہیں ہے۔" [9]

حضورؐ نے بھی حلال کمائی پر زور دیا ہے آپؐ نے حلال کمائی کو فرض کے برابر درجہ دیا ہے ذیل کی احادیث اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ دنیا میں حلال کمائی سے بہتر کوئی روزی نہیں ہے۔

طلب کسب الحلال فریضیة بعد الفریضیة [10]

" حلال کمائی کی طلب کرنا دوسرے فرائض کے بعد ایک فرض ہے۔"

حدثنا إبراهيم بن موسى، أخبرنا عيسى، عن ثور، عن خالد بن معدان، عن المقدام. رضى الله عنه. عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال " ما أكل أحد طعاما قط خيرا من أن يأكل من عمل يده [11]

" ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، انہیں ثور نے خبر دی، انہیں خالد بن معدان نے اور انہیں مقدام رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی انسان نے اس شخص سے بہتر روزی نہیں کھائی، جو خود اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتا ہے۔"

موجودہ تجارتی نظام میں مزدور کے حقوق سیرت طیبہ کی روشنی میں

عصر حاضر میں اسلامی معاشرے کو جن مشکلات سے گزرنا پڑھ رہا ہے اسکی سب سے بڑی وجہ دین سے غفلت ہے مسلمانوں نے قرآن وسنت کی تعلیمات کو چھوڑ کر مغربی دنیا کے طور طریقوں کو اپنالیا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مکمل شریعت عطاء کی اور قرآن میں تمام مسائل کا حل رکھ دیا اس کے باوجود مسلمان مسائل کے حل کے لیے بھٹک رہے ہیں اگر مسلمان قرآن وسنت کے مطالعہ کو اپنالے تو معاملات زندگی کے مسائل کا حل ان میں موجود پائے گا۔ اسلام نے معاملات اور تجارت کے احکامات کو شریعت میں ایک خاص مقام دیا ہے جو کسی نظام معیشت میں نہیں ملتا۔ قرآن پاک میں تجارت سے متعلق ہدایات دی

گئی ہیں۔

1. مزدور کے ساتھ تعاون

تجارت ایک دوسرے کے ساتھ باہمی تعاون پر مبنی ہوتی ہے لہذا تجارتی امور میں جہاں فریقین تعاون کے ساتھ کام چلاتے ہیں اور ایک فریق دوسرے کے ساتھ مدد اور تعاون کا معاملہ اختیار کرتا ہے وہاں پر مزدور کے ساتھ بھی تعاون کرنا چاہیے اور نفع و نقصان کے اندیشہ کے بغیر مزدور کا ساتھ دینا چاہیے ۔قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ [12]

"بھلائی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی میں کسی سے تعاون نہ کرو۔"

اس آیت میں یہی بیان کیا گیا ہے کہ نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے ۔تاکہ ایک مزدور جو اپنے گھر والوں کے لیے محنت کر کے حلال روزی کماتا ہے اُس کی مدد ہو جائے۔

اس کا حکم حضور ﷺ نے بھی دیا ہے۔

حدثنا سليمان بن حرب، قال حدثنا شعبة، عن واصل الأحدب، عن المعرور، قال لقيت أبا ذر بالربذة، وعليه حلة، وعلى غلامه حلة، فسألته عن ذلك، فقال إني ساببت رجلا، فعيرته بأمه، فقال لي النبي صلى الله عليه وسلم " يا أبا ذر أعيرته بأمه إنك امرؤ فيك جاهلية، إخوانكم خولكم، جعلهم الله تحت أيديكم، فمن كان أخوه تحت يده فليطعمه مما يأكل، وليلبسه مما يلبس، ولا تكلفوهم ما يغلبهم، فإن كلفتموهم فأعينوهم ". [13]

"ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انھوں نے اسے واصل احدب سے، انھوں نے معرور سے، کہا میں ابوذر سے ربذہ میں ملا وہ ایک جوڑا پہنے ہوئے تھے اور ان کا غلام بھی جوڑا پہنے ہوئے تھا۔ میں نے اس کا سبب دریافت کیا تو کہنے لگے کہ میں نے ایک شخص یعنی غلام کو برا بھلا کہا تھا اور اس کی ماں کی غیرت دلائی (یعنی گالی دی) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ معلوم کر کے مجھ سے فرمایا اے ابوذر! تو نے اسے ماں کے نام سے غیرت دلائی، بیشک تجھ میں ابھی کچھ زمانہ جاہلیت کا اثر باقی

ہے۔(یاد رکھو) ماتحت لوگ تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ نے (اپنی کسی مصلحت کی بنا پر) انہیں تمہارے قبضے میں دے رکھا ہے تو جس کے ماتحت اس کا کوئی بھائی ہو تو اس کو بھی وہی کھلائے جو آپ کھاتا ہے اور وہی کپڑا اسے پہنائے جو آپ پہنتا ہے اور ان کو اتنے کام کی تکلیف نہ دو کہ ان کے لیے مشکل ہو جائے اور اگر کوئی سخت کام ڈالو تو تم خود بھی ان کی مدد کرو۔"

2. مزدور کی اُجرت طے کرنا

جب کسی مزدور کو کام پر لگائیں تو سب سے پہلے مزدور کے کام کی تنخواہ کا تعین کرنا چاہیے نہ کہ کام ختم ہونے کے بعد مزدور کو اپنی مرضی سے پیسے دیے جائیں بلکہ یہ پہلے مرحلے پر ہی طے کرنا چاہیے کہ مزدور کام کے کتنے پیسے لے گا اور آجر اُس کو کتنے پیسے دے گا جب مزدوری طے ہو جائے تو پھر مزدور کو کام شروع کرنے کا کہا جائے۔ مزدور کو اتنی اُجرت ضرور دینی چاہیے کہ وہ عزت کے ساتھ ضروریات زندگی پوری کر سکے۔ اس تناظر میں حضور ﷺ کا فرمان ہے۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا حِبَّانُ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ عَنْ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَسْتَأْجِرَ الرَّجُلَ حَتَّى يُعْلِمَهُ أَجْرَهُ [14]

"محمد، حبان، عبداللہ، حماد بن سلمہ، یونس، حضرت حسن سے روایت ہے کہ وہ اس بات کو ناگوار سمجھتے تھے کہ مزدور سے مزدوری مقرر کئے بغیر کام کرائیں۔"

خلیل الرحمان اس تناظر میں بیان کرتے ہیں "کہ موجودہ معاشرے میں بھی جب یہ سوال کیا جاتا ہے کہ مزدور کی اُجرت کیا ہونی چاہیے تو اس ضمن میں کوئی امریکہ کے قوانین اور طریقوں کا اور کوئی برطانوی قوانین کا حوالہ دیتا ہے۔ لیکن چودہ سو سال قبل کے مزدور کو اسلام نے جو عطا کیا وہ کلیہ آج بھی اسی طرح اہم ہے جس طرح آج سے چودہ سو سال پہلے تھا۔"[15]

3. اُجرت کی بروقت ادائیگی

مزدور کی اُجرت کی ادائیگی کے وقت بہت ملال یا پھر تاخیر کرنا، عدم ادائیگی یا پھر ادائیگی بہت احسان جتا کر نے کی سخت ممانعت کی گئی ہے اس سے متعلق حضور ﷺ کا فرمان ہے۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا حِبَّانُ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ إِذَا اسْتَأْجَرْتَ أَجِيرًا فَأَعْلِمْهُ أَجْرَهُ [16]

"محمد بن حاتم، حبان، عبد اللہ، شعبہ، حماد، ابراہیم، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت تم مزدوری کرانا چاہو کسی مزدور سے تو تم اس کی مزدوری ادا کر دو۔"

ڈاکٹر اوصاف کے مطابق " ایک اچھا آجر بروقت اپنے مزدوروں کی مزدوری ادا کرتا ہے نیز تجارتی چکر کے دوران (یعنی کبھی خوش حالی اور کبھی بد حالی کا دور آتا ہے) جب خوش حالی کا دور ہوتا ہے تو اجیر کی مزدوری میں اضافہ کرتا ہے۔" [17]

4. مزدور کی استطاعت کے برابر کام لیا جائے

آجر کو چاہیے کہ مزدور سے اتنا ہی کام لے جسقدر وہ آسانی سے مکمل کر لے اور کام لینے میں اسکو اتنی تکلیف میں نہ ڈالا جائے کہ کام اسکی اسطاعت سے زیادہ ہو اور وہ دلبرداشتہ ہو کر کام اُدھورا چھوڑ دے۔ اس سے متعلق حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

ولا تكلفوهم ما يغلبهم، فإن كلفتموهم فأعينوهم [18]

"اور ان کو اتنے کام کی تکلیف نہ دو کہ ان کے لیے مشکل ہو جائے اور اگر کوئی سخت کام ڈالو تو تم خود بھی ان کی مدد کرو۔"

هم إخوانكم، جعلهم الله تحت أيديكم، فمن جعل الله أخاه تحت يده فليطعمه مما يأكل، وليلبسه مما يلبس، ولا يكلفه من العمل ما يغلبه، فإن كلفه ما يغلبه فليعنه عليه [19]

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں یاد رکھو یہ (غلام بھی) تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہاری ماتحتی میں دیا ہے، پس اللہ تعالیٰ جس کی ماتحتی میں بھی اس کے بھائی کو رکھے اسے چاہئے کہ جو وہ کھائے اسے بھی کھلائے اور جو وہ پہنے اسے بھی پہنائے اور اسے ایسا کام کرنے کے لیے نہ کہے، جو اس کے بس میں نہ ہو اگر اسے کوئی ایسا کام کرنے کے لئے کہنا ہی پڑے تو اس کام میں اس کی مدد کرے"

5. مزدور سے حسن سلوک کا معاملہ اختیار کیا جائے

آجر کو اپنے ماتحتوں کے ساتھ اپنے اخلاق کے ساتھ پیش آنا چاہیے اور حسن سلوک کا عملی مظاہرہ کرے۔ اسی ضمن میں شیخ حماد امین چاولہ لکھتے ہیں کہ اسے شرعی اصطلاح میں "سماحۃ" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یعنی

بلند اخلاق و کردار کا مظاہرہ کرنا،خندہ پیشانی اور خوش اسلوبی سے معاملات کو نبھانا، سخاوت کو اختیار کر، مجبور و کمزور لوگوں پر نرمی و شفقت کا معاملہ کرنا۔ یہ وہ بنیادی ہدایات ہیں جن پر ہر مسلمان کو معاملات زندگی بالخصوص کاروبار تجارت، لین دین اور خرید و فروخت کے دوران عمل کرنا چاہیے۔[20]

حضور ﷺ نے مزدوروں کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ اختیار کرنے کا درس دیا ہے۔

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زُفَرَ عَنْ بَعْضِ بَنِي رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ وَسُوءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ [21]

"ابراہیم بن موسی، عبدالرزاق، معمر، عثمان بن زفر، حضرت رافع بن مکیث سے روایت ہے اور یہ ان صحابہ میں سے تھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صلح حدیبیہ میں شریک تھے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مملوکوں کے ساتھ عمدہ برتاؤ کرنا باعث برکت ہے اور ان کے ساتھ بداخلاقی باعث نحوست ہے۔"

6. مزدور کی غلطی پر درگزر کرنا

اجیر کو چاہیے کہ مزدور کی چھوٹی موٹی غلطیوں پر درگزر کرے اور معمولی حکم عدولی یا نافرمانی کرنے پر جھڑکنے یا ذلیل کرنے، سزا دینے سے اجتناب کرنا چاہیے اور مزدور کی دانستہ غلطی پر آجر کو اپنا دل بڑا کرنا چاہیے اور فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے درگزر سے کام لینا چاہیے۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَبَّاسٍ الْحَجْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ أَعْفُو عَنْ الْخَادِمِ فَصَمَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ أَعْفُو عَنْ الْخَادِمِ فَقَالَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ هَذَا [22]

"قتیبہ، رشدین بن سعد، ابی ہانی خولانی، عباس بن جلید حجری، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنی مرتبہ اپنے خادم کو معاف کروں آپ خاموش رہے پھر عرض کیا یا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خادم کو کتنی بار معاف کروں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر روز ستر مرتبہ یہ حدیث حسن غریب ہے عبد اللہ بن وہب اے ابوہانی خولانی سے اسی سند سے اس کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔"

7. مزدور کو محنت پر انعام دینا

آجر کو چاہیے کہ تنخواہ کے علاوہ بھی آجیر کی محنت کے عوض اسکو انعام دے اس طرح مزدور کی حوصلہ بڑھتا ہے اور وہ زیادہ دل جمی سے کام کرتا ہے حضور ﷺ نے بھی آجر کو اجیر کی محنت کا صلہ دینے کی نصیحت فرمائی ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَلْيُجْلِسْهُ فَلْيَأْكُلْ مَعَهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُنَاوِلْهُ مِنْهُ [23]

"محمد بن عبد اللہ بن نمیر، اسماعیل بن ابی خالد، حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے پاس اس کا خادم کھانا لائے تو اسے چاہیے کہ خادم کو بٹھا کر اپنے ساتھ کھانا کھلائے اگر خادم ساتھ نہ کھائے یا مالک کھلانا نہ چاہے تو اس کھانے میں سے کچھ خادم کو دے دے۔"

ڈاکٹر طاہر القادری لکھتے ہیں" کہ اسلام آجر کو اس امر کی ترغیب دیتا ہے کہ وہ مزدور کو اپنے منافع میں بھی شریک کرے یہ شراکت بہتر کام کرنے کے سلسلے میں بذریعہ حوصلہ افزائی اور انعام کی صورت میں بھی ہو سکتی ہے۔"[24]

مندرجہ بالا احادیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اگر آجر مزدور کو اپنے منافع سے کچھ حصہ بطور انعام یا محنت کا ثمر کے طور پر دے تو اس سے محبت وعزت اور تعاون ہمدردی کے جذبات پروان چڑھتے ہیں جو آجر اور اجیر دونوں کے حق میں فایدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔

8. موجودہ لیبر پالیسی

موجودہ تجارتی نظام میں اسلامی لیبر پالیسی بنائی گی جو کہ بالا بیان کردہ نکات کے عین مطابق ہے ڈاکٹر طاہر

القادری نے لیبر پالیسی کے چند نکات بیان کیے ہیں۔انسانی محنت خریدنی ہے جنس نہیں، ظلم وناانصافی کی نفی،اُجرت کی درجہ بندی اور عادلانہ اُجرت،اضافی محنت پر اُجرت،اضافی حقوق کی ادائیگی،سرمایہ،ہنر اور محنت میں توازن،عورتوں اور بچوں سے مشقت کی ممانعت،محنت کشوں کا اخلاقی اور قانونی استحقاق۔[25]

یہ پالیسی عین حضورؐ کے بتائے ہوئے مزدور کے حقوق کے مطابق ہے آج سے چودہ سو سال پہلے حضورؐ نے مزدور کے لیے جو اُصول وضع کیے تھے آج تک وہی پالیسی رائج ہے پس ضرورت اس امر کی ہے کہ مزدور پالیسی سے متعلق حضورؐ کی ہدایات پر عملی اقدامات کو یقینی بنایا جائے تو غربت اور ناانصافی کی چکی میں پسنے والا مزدور اپنی زندگی بہتر بنا سکتا ہے۔

اسی ضمن میں حافظ ذولفقار علی بیان کرتے ہیں "کہ اسلامی ہدایات سراسر معاشرے کے مفاد میں ہیں جنکو نظر انداز کرنے سے معاشی بگاڑ پیدا ہوتا ہے اس لیے مسلم معاشرے میں ان لوگوں کو کاروبار کی قطعی اجازت نہیں جو تجارت کے متعلق اسلامی احکام سے ناواقف ہوں۔"[26]

نتائج بحث

عصر حاضر میں ہر فرد کی کوشش ہے کہ زیادہ سے زیادہ مال و دولت اکٹھا کرے تاکہ اپنا معیار زندگی بلند کر سکے اور اپنے اہل و عیال کی خواہشات کی تکمیل کر سکے اس مقصد کے حصول کے لیے جو تگ و دو ہے وہ حلال مال کی ہے تو ٹھیک لیکن اگر اس کوشش میں اسلامی تعلیمات کو چھوڑ دیا تو پھر یہ مال دنیا اور آخرت میں وبال بن کر سامنے آئے گا۔مندرجہ بالا مضمون میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تجارت بابرکت ذریعہ معاش ہے اور یہ نبیوں کا پیشہ ہے اس لیے تجارت کے دوران صرف دیناوی مقاصد مد نظر نہیں رکھنے چاہیے بلکہ آخری زندگی کی کامیابی کو بھی سامنے رکھنا چاہیے اس لیے ضروری ہے کہ تجارت قرآن و سنت کے اُصولوں کے مطابق ہونی چاہیے اور اُن شرائط اور ہدایات پر معاملات کیے جائیں جن کی شریعت نے اجازت دی ہے۔اسی میں دنیاوی اور آخروی زندگی کی کامیابی ہے۔

حضورؐ نے معاشرے کو ظلم اور فساد کی دلدل سے باہر نکالا اور ہر طرف امن کا بول بالا کیا حضورؐ نے صرف زبانی احکامات جاری نہیں کیے بلکہ خود عمل کر کے دیکھا جیسے خود تجارت کی،محنت مزدوری کی،ملازم /ماتحتوں کے ساتھ احسن طور پر معاملات کر کے دیکھائے۔اور آخری ایام میں بھی یہی ہدایت کی کہ

غلاموں اور زیر دستوں کے حقوق کا خیال رکھیں تو ہی ہماری زندگیوں میں امن کا بول بولا ہو سکتا ہے اور معاشرہ خوشحال ہو گا۔ موجودہ دور کی اشد ضرورت ہے کہ مزدوروں کے حقوق سے متعلق حضورؐ کی بتائی ہوئی تعلیمات پر عمل کیا جائے۔ موجودہ دور میں سمینار، ورکشاپس، کانفرنسوں وغیرہ میں مزدوروں کے حقوق کا پرچار تو بہت کیا جاتا ہے لیکن عملی طور پر کچھ نہیں۔ پوری دنیا میں یکم مئی کو مزدوروں کا عالمی دن بنایا جاتا ہے لیکن اس دن بھی کچھ مزدورں کو رخصت نہیں دی جاتی جیسے گھروں میں کام کرنے والے ملازم، سڑک پر مزدوری کرنے والے مزدور، ہوٹلوں اور مالز میں کام کرنے والے ملازم الغرض ایسے کئی شعبہ زندگی ہیں جن میں کام کرنے والے مزدوروں کو یہ تک معلوم نہیں ہو تا کہ یکم مئی / مزدور کا عالمی دن سے کیامراد ہے۔ زیر بحث مضمون میں بیان کردہ احادیث اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ حضورؐ نے جو مزدور کے حق میں رہنمااُصول وضع کیے ہیں ان کا زبانی پرچار کرنے کے بجائے ان کو عملی زندگی میں لاگو کیا جائے تاکہ معاشرے میں امن اور خوشحالی کی بالادستی قائم ہو۔

حوالہ جات

[1] محمد خالد سیف، محمد سرور طارق، کامیاب تجارت کے سنہری اصول، دارالسلام لاہور، جنوری2006 ،: 5
[2] نور محمد غفاری، ڈاکٹر، اسلام کا قانون تجارت، امبر نٹ آفسٹ پرنٹرز، لاہور : 20
[3] النساء، 4: 29
[4] حبیب الرحمن کیلانی، ڈاکٹر، احکام تجارت اور لین دین کے مسائل، مکتبہ دار اسلام، لاہور، جولائی2003،:45
[5] الجمعہ، 62: 10
[6] حافظ زوالفقار علی، معیشت و تجارت کے اسلامی احکام، ناشر ابوہریرہ اکیڈمی، لاہور، 2010،:25
[7] ابن ماجہ، محمد بن یزید القزوینی، ابو عبداللہ، السنن، تجارت و معاملات کا بیان، کتاب کمائی کی ترغیب، حدیث نمبر: 2142
[8] الترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ (۲۷۹ھ)، السنن، کتاب البیوع، باب تاجروں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تجار کا خطاب دینا، حدیث نمبر: 1224
[9] ابو نعمان بشیر احمد، مقبول احمد، اسلامی تجارت، اسلامیہ پرنٹرز لاہور، مارچ2008، ص 11
[10] البیہقی، ابو بکر احمد بن الحسین (المتوفی:458ھ)، شعب الایمان، الریاض: مکتبہ الرشد للنشر والتوزیع، 1423ھ، 11: 175
[11] بخاری، محمد بن اسماعیل (۲۵۶ھ)، الجامع الصحیح المسند المختصر من امور رسول ﷺ وسننہ وایامہ، کتاب البیوع، باب انسان کا کمانا اور اپنے ہاتھوں سے محنت کرنا، حدیث نمبر: 2072
[12] سورۃ المائدہ، 5: 2
[13] صحیح بخاری، کتاب ایمان، حدیث نمبر: 31
[14] النسائی، احمد بن شعیب، ابوعبدالرحمن، السنن، کتاب شرطوں سے متعلق احادیث، حدیث نمبر: 3895
[15] خلیل الرحمان، اسلام کا نظریہ محنت، المکتبہ الرحمانیہ، لاہور، ، ص140
[16] النسائی، السنن، کتاب شرطوں سے متعلق احادیث، حدیث نمبر: 3894
[17] اوصاف احمد، ڈاکٹر، علم معاشیات اور اسلامی معاشیات، ایفا پبلیکیشنز، نئی دہلی، جون2010، ص 71
[18] صحیح بخاری، کتاب ایمان کا بیان، حدیث نمبر: 31
[19] ابن ماجہ، السنن، کتاب آداب کا بیان، باب غلاموں اور باندیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا، حدیث نمبر: 3694
[20] البیان، حماد امین چاولہ، المدینہ اسلامک ریسرچ سنٹر، کراچی، جون2013، ص18
[21] ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، سجستانی، السنن، کتاب آداب کا بیان، باب غلام و باندی کے حقوق کا بیان، حدیث نمبر: 5127
[22] الترمذی، السنن، کتاب نیکی و صلہ رحمی کا بیان، باب خادم کو معاف کر دینا، حدیث نمبر: 2034
[23] ابن ماجہ، السنن، کتاب کھانوں کے ابواب، باب خادم کھانا لائے تو کچھ کھانا اسے بھی دینا چاہیے، حدیث نمبر: 3294
[24] محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، اقتصادیات اسلام، منہاج القرآن پبلی کیشنز، لاہور، مارچ2007، ص 731

[25] ایضا، ص743

[26] ذوالفقار علی، حافظ، دور حاضر کے مالی معاملات کا شرعی حکم، ابوہریرہ اکیڈمی، لاہور ستمبر 2008، ص21